امام قعدہ اولیٰ میں زیادہ دیر لگائے تو مقتدی کا لقمہ دینا

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3438

تاریخ اجراء: 07 رجب المرجب 1446ھ / 07 جنوری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

امام قعدہ اولیٰ کو قعدہ اخیرہ سمجھ کر تاخیر کرے، تو مقتدی کب لقمہ دیں؟ اور اگر امام اس صورت میں سلام پھیر دے، تو مقتدی کیا کریں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قعدہ اولی میں امام کے محض زیادہ دیر لگانے سے مقتدی کو لقمہ دینے کی اجازت نہیں ہوتی، لہٰذا اگر ایسی صورت میں مقتدی لقمہ دے گا، تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر امام اس کا لقمہ لے گا، تو امام کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کی وجہ سے سارے مقتدیوں کی نماز ٹوٹ جائے گی، ہاں! اگر امام سلام پھیرنے لگے، تو اس وقت لقمہ دے، اس صورت میں امام لقمہ لے کر کھڑا ہو جائے گا اور بقیہ نماز پوری کر کے آخر میں سجدۂ سہو کرے گا۔

اور اگر بالفرض نہ امام کو یاد آیا اور نہ کسی نے لقمہ دیا یہاں تک کہ امام نے بھول کر سلام پھیر دیا اور سلام پھیرنے کے بعد کوئی منافی نماز کام نہیں کیا، مثلاً کھانا پینا، کلام کرنا یا مسجد سے باہر نکل جانا وغیرہ نہیں کیا تھا کہ اسے یاد آگیا کہ میں نے دوسری رکعت پر سلام پھیر دیا ہے، یا اسے لقمہ دے دیا گیا تو فوراً وہیں سے نماز جاری کر دے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے تو نماز درست ہو جائے گی اور اگر منافی نماز کام کر لیا، اس کے بعد یاد آیا یا لقمہ دیا گیا، تو اب نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔ اسی طرح اگر اس دوران کسی مقتدی نے منافی نماز کر لیا تھا، اگرچہ امام نے نہیں کیا تھا تو امام اور جن مقتدیوں نے کوئی منافی نماز نہیں کیا تھا اور انہوں نے بقیہ نماز درست طریقے سے مکمل کر لی تو ان کی نماز ہو گئی اور جو نمازی منافی نماز کام کر چکا تھا، اس کی نماز ٹوٹ گئی، وہ امام کے ساتھ دوبارہ شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز ادا کر لے۔

فتاوی رضویہ میں ہے"ظاہر ہے کہ جب امام کو قعدہ اولی میں دیر ہوئی اور مقتدی نے اس گمان سے کہ یہ قعدہ اخیرہ سمجھا ہے تنبیہ کی تو دو حال سے خالی نہیں یا تو واقع میں اس کا گمان غلط ہو گا یعنی امام قعدہ اولی ہی سمجھا ہے اور دیر اس وجہ سے ہوئی کہ اس نے اس بار التحیات زیادہ ترتیل سے ادا کی جب تو ظاہر ہے کہ مقتدی کا بتانا نہ صرف بے ضرورت بلکہ محض غلط واقع ہوا تو یقینا کلام ٹھہرا اور مفسد نماز ہوا۔۔۔یا اس کا گمان صحیح تھا، غور کیجئے تو اس صورت میں بھی اس بتانے کا محض لغو وبے حاجت واقع ہونا اور اصلاح نماز سے اصلاً تعلق نہ رکھنا ثابت کہ جب امام قدہ اولٰی میں اتنی تاخیر کر چکا جس سے مقتدی اس کے سہو پر مطلع ہوا تو لاجرم یہ تاخیر بقدر کثیر ہوئی اور جو کچھ ہونا تھا یعنی ترک واجب ولزوم سجدہ سہو وہ ہو چکا اب اس کے بتانے سے مرتفع نہیں ہو سکتا اور اس سے زیادہ کسی دوسرے خلل کا اندیشہ نہیں جس سے بچنے کو یہ فعل کیا جائے کہ غایت درجہ وہ بھول کر سلام پھیر دے گا پھر اس سے نماز تو نہیں جاتی وہی سہو کا سہو رہے گا، ہاں جس وقت سلام شروع کرتا اس وقت حاجت متحقق ہوتی اور مقتدی کو بتانا چاہئے تھا کہ اب نہ بتانے میں خلل وفساد نماز کا اندیشہ ہے کہ یہ تو اپنے گمان میں نماز تمام کر چکا، عجب نہیں کہ کلام وغیرہ کوئی قاطع نماز اس سے واقع ہو جائے، اس سے پہلے نہ خلل واقع کا ازالہ تھا نہ خلل آئندہ کا اندیشہ، تو سوا فضول وبے فائدہ کے کیا باقی رہا، لہٰذا مقتضائے نظر فقہی پر اس صورت میں بھی فساد نماز ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج7، ص264، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:"ظہر کی نماز میں غلطی سے امام دو رکعت پر سلام پھیر دے، تو مقتدیوں کو لقمہ دینا چاہیے اور جب مقتدی نے لقمہ دے دیا، تو امام کو نماز پوری کر لینا چاہیے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔" (وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ233، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم